Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | جمعرات ۲، ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ، ۶، وفا ۱۳۶۸ ہش، ۶، جولائی ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۵۳

اخبارِ احمدیہ

لندن

سیّدنا و امامنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہم خدماتِ دینیہ میں مصروف ہیں۔ صد سالہ جشنِ تشکر کے سال کے اعتبار سے حضور کی مصروفیات کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ اس میں ممالکِ غیر کے دوروں کی مصروفیات شامل ہو چکی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب امام اور آقا کو اپنی تائید و نصرت سے نوازے اور حضور کے جملہ مقاصد عالیہ کو غیر معمولی کامیابی اور سرفرازی عطا کرے۔

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں۔ نماز میں دعا کرنی چاہیئے کہ اے اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں دوری ڈال۔ صدق سے انسان دعا کرتا رہے۔ تو یہ یقینی بات ہے کہ کسی وقت منظور ہو جائے۔ جلدی کرنی اچھی نہیں ہوتی۔ زمیندار ایک کھیت بوتا ہے تو اسی وقت نہیں کاٹ لیتا۔ بے صبری کرنے والا بے نصیب ہوتا ہے۔ نیک انسان کی یہ علامت ہے کہ وہ بے صبری نہیں کرتا۔ بے صبری کرنے والے بڑے بڑے بے نصیب دیکھے گئے ہیں۔ اگر ایک انسان کنواں کھودے اور بیس ہاتھ کھودے۔ اور ایک ہاتھ رہ جائے تو اس وقت بے صبری سے چھوڑ دے تو اپنی ساری محنت کو برباد کرتا ہے اور اگر صبر سے ایک ہاتھ اور بھی کھود لے تو گوہرِ مقصود پالے۔ یہ خدا تعالےٰ کی عادت ہے کہ ذوق اور شوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دُکھ کے بعد دیا کرتا ہے۔ اگر ہر ایک نعمت آسانی سے مل جائے تو اس کی قدر نہیں ہوا کرتی۔ سعدی نے کیا عمدہ کہا ہے ؎

گر نباشد بدوست راہ بردن
شرطِ عشق است در طلب مردن

مخالفت نفس بھی ایک عبادت ہے۔ انسان سویا ہوا ہوتا ہے۔ جی چاہتا ہے کہ اور سولے مگر وہ مخالفت نفس کر کے (بیت الذکر۔ ناقل) چلا جاتا ہے۔ تو اس مخالفت کا بھی ایک ثواب ہے اور ثواب نفس کی مخالفت تک ہی محدود ہوتا ہے۔ ورنہ جب انسان عارف ہو جاتا ہے تو پھر ثواب نہیں۔ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب آدمی عارف ہو جاتا ہے تو اس کی عادت کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب نفس مطمئنہ ہو گیا تو ثواب کیسے رہا؟ نفس کی مخالفت کرنے سے ثواب تھا۔ وہ اب رہی نہیں۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۴۵ صفحہ ۲۴۶)

● حضرت سیّدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ چند روز قبل کچھ عرصہ کے لئے بیرونِ ملک تشریف لے گئی ہیں۔ تمام افرادِ جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ سفر و حضر میں حضرت سیّدہ صدر صاحبہ کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت واپس لائے۔

● عزیزم مکرم سید مبشر احمد ایاز استاذ الجامعۃ الاحمدیہ کا نکاح ۳۰ جون ۱۹۸۹ء کو عزیزہ امۃ القیوم سعدیہ بنت حبیب احمد خان مینیجر نیشنل بنک آف پاکستان لاہور کے ساتھ دس ہزار ایک سو روپے حق مہر پر پڑھا گیا۔ نکاح کا اعلان "البیت المبارک" ربوہ میں محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب نے نمازِ عصر کے بعد کیا۔ عزیزم مبشر احمد ایاز سید قاضی حبیب اللہ شاہ صاحب آف شاہدرہ کا نواسہ ہے۔ اور عزیزہ امۃ القیوم محمد اکرم خان صاحب ریٹائرڈ پٹواری کی پوتی ہے۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔
(بخت بیدار طارق آف لاہور)

> بخل اور ایمان دونوں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

ہمارا انتقام یہی ہے کہ جو سختی کرتا ہے اس پر رحم کریں

بیت الذکر میں نماز کے بعد بھی ذکرِ الٰہی جاری رکھیں

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

ایک مجلسِ عرفان کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) نے مختلف سوالات کے جواب میں جو ارشادات فرمائے ان میں سے ایک حصہ پیشِ خدمت ہے۔ ایک دوست نے درخواست کی کہ، حضور دعا فرمائیں،

حضور نے فرمایا،

"دعا کے ساتھ فرمانے کا لفظ اس طرح کاٹ کر پھینک دیں کہ دوبارہ زبان پر چڑھے ہی نہ۔ "دعا کریں" کہنا چاہیئے"

مخالفت کے ایک ذکر پر فرمایا "ہمارا انتقام یہی ہے کہ جو سختی کرتا ہے اس پر رحم کریں اور کوشش کریں کہ اس کی اولاد کو ہدایت نصیب ہو۔ اس سے بڑا انعام اور کیا ہو سکتا ہے"

بیوت الذکر میں باتیں کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا،

"اس سلسلے میں میں آپ کو ایک نفسیاتی بات بتاتا ہوں۔ جن لوگوں کا ذہن نماز میں ذکر الٰہی پر مرکوز نہیں رہتا وہ دوسری باتیں سوچتے رہتے ہیں اور تحت الشعور میں انتظار کر رہے ہوتے ہیں کہ نماز کی قید سے چھٹی ملے تو ہم اپنی باتیں شروع کر دیں۔ اس لئے وہ ایک دم آزادی کے ساتھ بھنبھنانے لگ جاتے ہیں۔ یہ ایک خطرناک چیز کی طرف اشارہ ہے۔ اگر آپ عادت ڈالیں کہ نماز کے بعد بھی ذکر الٰہی کرنا ہے تو نماز کے ذکر الٰہی کی بھی حفاظت ہوگی۔ پھر آپ کو نماز سے فراغت کے بعد باتیں کرنے کی کوئی جلدی نہیں ہوگی۔ جب تک آپ نماز کی حالت میں رہیں گے آپ کی توجہ ذکر الٰہی کی طرف رہے گی۔ اگر آپ کو عادت ہو کہ نماز سے فارغ ہوتے ہی آپ نے دوسری باتیں کرنی ہیں تو پھر نماز کے اندر ذکرِ الٰہی بھی بُرے رنگ میں متاثر ہو جاتا ہے"

(الفضل ۷، مارچ ۱۹۸۳، صفحہ ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۶ر وفا ۱۳۶۸ہش — ۶ر جولائی ۱۹۸۹ء

خدائی وعدہ ۔ اور ہماری شکر گزاری

اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت اپنی زندگی کے سو سال پورے کر چکی ہے ۔ اس عرصہ میں ہر قسم کی رکاوٹ راہ میں آئی ۔ اسے نیست و نابود کرنے کی ہر ممکنہ کوشش کی گئی لیکن خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا یہ پودا بڑھتا رہا اور پھیلتا رہا بڑھتا رہا افراد کی تعداد کے حساب سے اور پھیلتا رہا ممالک کے لحاظ سے ۔ اور اب ساری دنیا جانتی ہے کہ جماعت ایک سو بیس ملکوں میں پائی جاتی ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جماعت کے ساری دنیا میں غلبہ حاصل کرنے کے لئے تین صدیوں کی حد مقرر فرمائی تھی۔ لیکن یہ ایک حد ہے ضروری نہیں کہ مطلوبہ ترقی کو تین سو سال ہی لگیں ۔ اس سے کم میں بھی یہ کام ہو سکتا ہے اور پہلے ایک سو سال بھی اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تین صدیاں ختم ہونے سے پہلے ہی جماعت ساری دنیا میں پھیل جائے گی اور موعود غلبہ حاصل کرے گی ۔

حضرت امام جماعت نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا تھا "جن قوموں کو خوشخبریاں دی جاتی ہیں ان کو پورا کرنے میں ان قوموں کے اعمال کا بہت بڑا دخل ہوتا ہے اگر وہ خدا کے شکر گزار بندے بنیں اور اعمال صالحہ پر قائم رہیں تو بسا اوقات خوشخبریوں کا وقت پہلے چلا آتا ہے اور اگر وہ خدا کے شکر گزار بندے نہ بنیں اور عمال صالح بجا نہ لائیں تو وہ التوا میں بھی پڑ جاتی ہیں"۔

اس کے پیشِ نظر ہمیں دو باتیں ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہئیں ۔ ایک تو خدائی وعدہ اور دوسرے اپنی شکر گزاری کی صفت اور اعمال صالحہ بجا لانے کی توفیق ۔

ایک صدی کے اختتام پر ہم نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا ہے ۔ اور خدا کا شکر ادا کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے ۔ اسی طرح ہمیں اپنے اعمال پر بھی نگاہ رکھنی چاہیئے ۔

جوانوں کی نگاہیں تو خلا کو چیر جائیں گی
جہاں جائیں گی جب جائیں گی مثلِ تیر جائیں گی
زمین و آسماں کی سرحدوں کو پار کرنا ہے
جنوں کو لے کے ہمراہی ہیں باتدبیر جائیں گی

ــــــ ابوالاقبال

پھول اور پھل اس باغ کے ہم ہیں ہم ہیں ڈال اور پات
پاکستانی نام ہمارا یہی ہماری ذات

خون پسینہ ایک ہؤا تو پھر اُبھرا یہ نام
سُننے سے بھی ڈر لگتا ہے ایسے تھے حالات

سب کچھ غیر کے ہاتھوں میں تھا ہم بے بس لاچار
اُس کے گھر جاتی تھی اعلیٰ عہدوں کی بارات

مال و زر رہتا تھا اس کی جیبوں میں محصور
اپنی جھولی پڑ جاتی تھی غربت کی سوغات

اس کا ایک تشخص تھا اور ہم اس کی پرچھائیں
اس کی قسمت دن تھا اور ہماری قسمت رات

ہم نے مل جُل کر یہ چاہا ہم بھی ہوں معروف
دنیا بھر کے لوگ سُنیں اور سُنیں ہماری بات

ہم بھی آگے بڑھنے کی تدبیروں میں ہوں شامل
پیچھے رکھنے والوں کی باتوں پر ماریں لات

اپنے مذہب پر تو قدغن کون لگاتا لیکن
دنیا داری کی سب باتوں میں کھاتے تھے مات

پاکستان ہے دین خُدا کی ہم ہیں اب آزاد
اپنی دھوپ اور اپنی چھاؤں اپنی ہے برسات

ہم ہیں اس کی لاج نسیم اور یہ ہے ہماری لاج
آیئے اب ہم بڑھتے جائیں، ہات میں لے کر ہات

ــــــ نسیم سیفی ــــــ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریر .... اسداللہ غالب

نوبل سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام سے ایک گفتگو

پرواز پی کے ۲۶۹ مئی کی ۳۰ تاریخ تھی، تری بھون انٹرنیشنل ایر پورٹ کھٹمنڈو سے اڑے ہوئے ایک گھنٹہ گذرا ہوگا کہ مَیں نے سٹیورڈ کال کا بلب روشن کردیا۔ عام طور پر پی آئی اے کے فلائٹ سٹیورڈ اس کال پر بہت کم ہی دھیان دیتے ہیں تاہم کھانے کے برتن سمیٹتے ہوئے ایک نوجوان میری طرف متوجہ ہو ہی گیا۔ "فرمائیے!" اس نے پوچھا۔ اس سے قبل کہ وہ حسب عادت کال بلب آف کرکے آگے روانہ ہو جاتا، مَیں نے کہا "فرسٹ کلاس میں ڈاکٹر عبدالسلام بیٹھے ہوئے ہیں، مَیں ان سے ملنا چاہتا ہوں، آپ ان تک میرا کارڈ پہنچا دیجئے!" وہ صاحب میرا کارڈ لیکر آگے چلے گئے اور واپس آتے ہوئے انہوں نے مجھے اشارے سے کہا "جائیے ڈاکٹر صاحب آپکو بلا رہے ہیں۔" فرسٹ کلاس میں بائیں ہاتھ دوسری ڈبل سیٹ پر ڈاکٹر صاحب تنہا بیٹھے تھے، مَیں نے ان کو تین سال قبل اسی طرح اتفاقیہ طور پر کوالالمپور (ملائشیا) میں دیکھا تھا جہاں وہ ایک لیکچر دینے کیلئے آئے ہوئے تھے۔ تین سال کے دوران ڈاکٹر صاحب بہت بدلے بدلے دکھائی دیتے تھے۔ شاید عمر اور ضعیفی اپنے اثرات مرتب کر رہی تھی۔ مَیں نے ڈاکٹر صاحب سے انٹرویو کی خواہش کی اور وہ آمادہ ہوگئے۔ کہنے لگے "بہتر ہوگا کہ ٹیپ کرلو لکھنے میں دشواری ہوگی۔" میرے دستی سامان میں چھوٹا کارڈ سائز ٹیپ ریکارڈ تو موجود تھا لیکن پی آئی اے والے بیٹری سیل جہاز میں ساتھ نہیں رکھنے دیتے۔ کھٹمنڈو ایئر پورٹ پر سکیورٹی چیکنگ کے دوران ٹیپ ریکارڈ اور کیمرے کو خاص طور پر کھلوا کر دیکھا گیا، اس کے بعد جہاز کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کمانڈو ٹائپ کے دو قوی الجثہ اصحاب نے ہر مسافر کی دوبارہ تلاشی لی تھی۔ اس کے باوجود ایک غیر ملکی خاتون مسافر بڑے مزے سے جہاز پر سوار ہونے والے مسافروں کی تصاویر بنا رہی تھی اور جہاز کے اندر وہ میری اگلی نشست پر بیٹھی تو اس نے شیشوں کے اندر سے ہمالیہ کی چوٹیوں کی تصویر کشی جاری رکھی، مَیں نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ مَیں اس خاتون سے بیٹری سیل مانگنے کی کوشش کرتا ہوں، مَیں اپنی نشست کی طرف واپس آیا تو اس اثناء میں وہ خاتون سیٹ پر اونگھ رہی تھی۔ مجھے ایک قریبی نشست پر ایک اور غیر ملکی نوجوان سٹیریو کیسٹ پلیئر پر گانے سنتے نظر آیا، مَیں نے اس سے اپنا مدعا بیان کرتے ہوئے بیٹری سیل مانگے تو اس نے کہا! "لیکن یہ تو میرے بیٹری سیل ہیں" مَیں نے کہا "مجھے اس سے انکار کب ہے لیکن کچھ دیر کے لئے عاریتاً دے دیجئے"۔ اس نے سنی ان سنی کردی اور کیسٹ کو تھوڑا سا اور لٹاتے ہوئے گانوں کی دنیا میں مست ہوگیا، مَیں نے ادھر سے بھی مایوس ہو کر پی آئی اے کے عملے سے رجوع کیا، عام طور پر یہ لوگ مسافروں کے دستی سامان یعنی کیمروں وغیرہ سے سیل نکلوا کر اپنے پاس رکھ لیتے ہیں، لیکن انہوں نے بھی میری درخواست کو در خور اعتنا نہ سمجھا، آخر میں خالی ٹیپ ریکارڈر لئے واپس ڈاکٹر صاحب کے پاس پہنچا، انہیں ساری بپتا سنائی اور کاغذ قلم سنبھال کر گفتگو شروع کی۔ جہاز کے عملے کے ایک رکن جو بڑی دیر سے میری بے چارگی کا تماشا دیکھ رہے تھے، میرے پاس آئے ان کے پاس مطلوبہ بیٹری سیل موجود تھے۔ "یہ لیجئے، صرف ڈاکٹر صاحب کی خاطر آپ کو دے رہا ہوں ورنہ ہمیں سخت احکامات ہیں"۔ مَیں ہنسا کر رہ گیا۔ ان کے سخت احکامات صرف پاکستانی مسافروں کیلئے ہی ہیں، نہ انہیں کسی خاتون کے پاس کیمرہ نظر آیا ہے اور نہ گانوں کا مزہ لوٹنے والے بے فکرے نوجوان مسافر دکھائی دیتے ہیں، پی آئی اے کی دست درازی کی انتہا یہ ہے کہ کراچی ائیرپورٹ پر لاہور کیلئے جہاز بدلتے وقت سکیورٹی چیک کے دوران اے ایس ایف کے عملے نے زبردستی میرا دستی کیمرہ، جس میں آدھی سے زیادہ ایکسپوزڈ فلم موجود تھی، لیکن سیل بہرحال نہیں تھے، چیکنگ مشین کے اندر سے گذار دیا اور شعاعوں نے میری تمام یادگاری تصویریں خراب کرکے رکھ دیں۔ اے ایس ایف کے ہاتھوں اخبار نویسوں کو آئے روز ایسی ہی خجالت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بہرحال کھٹمنڈو سے کراچی آنے والی فلائٹ کے عملے کی عارضی ڈھیل کی وجہ سے مجھے بیٹری سیل مل چکے تھے اور سفر کا بقیہ ڈیڑھ گھنٹہ بھی مَیں نے فرسٹ کلاس میں گذارا۔ ڈاکٹر صاحب سے باتیں کرتے ہوئے وقت کا احساس تب ہوا جب کراچی ائرپورٹ پر مسافروں کے اترنے کیلئے سیڑھی لگ چکی تھی۔ ڈاکٹر صاحب دوران گفتگو دھیمے لہجے میں بول رہے تھے مجھے ٹیپ ریکارڈر ان کے ہونٹوں کے قریب کرنا پڑا۔ اس پر مستزاد جہاز کے جیٹ انجنوں کا شور اور اوپر سے ڈاکٹر صاحب "کھلی" باتیں کرنے کیلئے پنجابی میں بولنے لگے۔ ڈاکٹر صاحب سے میرا پہلا سوال یہ تھا کہ مغربی ممالک کے مقابلے میں عالم اسلام کی سائنسی میدان میں پسماندگی کی وجہ کیا ہے۔ کہنے لگے "قرآن کا بڑا حصہ کائنات کے اسرار و رموز پر تفکر کی ضرورت و اہمیت کے لئے وقف ہے لیکن علمائے دین اس بات کو اجاگر کرنے میں ناکام رہے ہیں اور ان کے پند و نصائح کا زیادہ زور فروعی اور غیر ضروری امور پر ہے اور وہ قرآنی اور اسلامی تعلیمات کی روح کا ساتھ نہیں دیتے۔ کاش! مہینے میں جمعے کے چار خطبوں میں سے ایک خطبہ ہی قرآنی اور اسلامی تعلیمات کے اس حصے کو اجاگر کرنے کیلئے وقف کردیا جائے"۔ مَیں نے اگلا سوال پوچھا، "ڈاکٹر صاحب! اس کے باوجود عالم اسلام کے بعض ممالک انتہائی سنجیدگی سے سائنسی تحقیقات میں مصروف ہیں۔ کیا اس سے حوصلہ افزا صورت حال سامنے نہیں آتی اور کیا یہ آئندہ کیلئے خوشگوار توقعات کی بنیاد نہیں بن سکتی؟"۔ میرے سوال کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے وضاحت سے بتایا کہ سائنس اور ٹیکنالوجی سے اصل مراد کیا ہے اور اعلیٰ اور کمتر ٹیکنالوجی میں کیا فرق ہے اور کون سے ملک اعلیٰ ٹیکنالوجی کے میدان میں تیزی سے ترقی کررہے ہیں اور ان کے مقابلے میں کون سے ملک کمتر ٹیکنالوجی کو ہی اپنی ترقی کی معراج تصور کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ حالیہ دورے میں وہ پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، سری لنکا اور نیپال کے رہنماؤں سے ملے ہیں اور وزیراعظم بینظیر بھٹو، وزیراعظم راجیو گاندھی، صدر حسین محمد ارشاد، صدر پریماداسا اور شاہ بریندرا سے انہوں نے ایک ہی بات کی ہے کہ ترقی یافتہ دنیا کا مقابلہ کرنے کے لئے اعلیٰ ٹیکنالوجی کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ ڈاکٹر صاحب کا کہنا ہے کہ تیسری دنیا کے غریب اور ترقی پذیر ممالک اپنی مجموعی قومی پیداوار کا ۵ر۶ فیصد دفاع پر خرچ کرتے ہیں اور دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کا دفاع پر خرچ بھی تقریباً اتنا ہی ہے لیکن ترقی پذیر ممالک کا خرچ تعلیم کے شعبے میں جی این پی کا ۳ر۰ فیصد صحت کے شعبے میں ۱ر۴ فیصد اور سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں ۰ر۲ فیصد ہے جبکہ ترقی یافتہ ممالک تعلیم کے شعبے پر ۵ر۱ فیصد، صحت کے شعبے پر ۴ر۸ فیصد اور ۵ر۲ فیصد ہیں اور ٹیکنالوجی کے شعبے پر خرچ کر رہے ہیں، اس سے اندازہ ہو جانا چاہیئے کہ تعلیم اور سائنس و ٹیکنالوجی کو مجموعی طور پر ترقی پذیر ممالک کس طرح ترجیح پر رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کا کہنا ہے کہ تیسری دنیا کے ترقی پذیر ممالک کو سائنس اور ٹیکنالوجی پر زیادہ بجٹ مختص کرنا چاہیئے اور فزکس کیمسٹری، ریاضی، بیالوجی اور میڈیکل سائنس وہ پانچ بنیادی علوم ہیں جو سائنس اور ٹیکنالوجی کے زمرے میں آسکتے ہیں اور اعلیٰ ٹیکنالوجی میں ترقی کئے بغیر کوئی ملک اپنی اقتصادیات کو بہتر نہیں بنا سکتا۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک بار اعداد و شمار کی مدد لیتے ہوئے بتایا کہ مواصلاتی سائنس، مائیکرو پروسیسر اور بائیو ٹیکنالوجی کا امریکہ اور جاپان کی جی این پی میں حصہ ۳۰ فیصد اور دیگر یورپی ممالک کی جی این پی میں حصہ ۲۰ فیصد ہے۔ فزکس میں نوبل انعام حاصل کرنے والے پاکستانی سائنسدان سے میرا اگلا سوال تھا "ڈاکٹر صاحب آپ بجا طور پر سمجھتے ہیں کہ پاکستان سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں بہت پیچھے ہے اور اس شعبے میں عمومی پیش رفت کے لئے کوئی دلچسپی اور سرگرمی بھی نظر نہیں آتی لیکن اگر مَیں آپ سے یہ پوچھوں کہ یہی پاکستان ایٹم بم بنانے کی تحقیقات میں مصروف ہے تو آپ کا تبصرہ کیا ہوگا"۔ ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام نے اس سوال کا جواب تو دیا لیکن انہوں نے ٹیپ ریکارڈر بند کرنے کی ہدایت کی اور پوری بات کہہ کر اسے آف دی ریکارڈ قرار دے دیا۔ مجھے اپنے قاری کی ذہانت پر اعتماد ہے کہ وہ اصل مطلب آسانی سے سمجھ جائے گا۔ قدرتی طور پر میرا اگلا سوال بھارت سے متعلق تھا جہاں ایٹمی تحقیقات کے درجنوں ادارے ہیں، ایٹم بم کا تجربہ کیا جاچکا ہے اور اس گفتگو کے روز یعنی ۲۰ر مئی کو بھارت اگنی میزائل چلانے کی تیسری کوشش کر رہا تھا، پہلے تو ڈاکٹر صاحب نے یہ کہہ کر میری معلومات میں اضافہ کیا اور مجھے یہ خبر دی کہ اگنی میزائل فائر کیا جاچکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی معلومات کی بنیاد وہ بھارتی سائنسدان ہیں جو کھٹمنڈو میں سمر کالج کی افتتاحی تقریب میں شریک تھے اور انہوں نے بھی پوچھا کہ میرا اس پر تبصرہ کیا ہے جس پر ڈاکٹر صاحب نے ان بھارتی سائنسدانوں کو جواب دیا کہ "اب آپ مجھ سے مبارک وصول کرنا چاہتے ہیں جبکہ آپ نے اپنے آپ کو تباہ کیا ہے یا نہیں پاکستان کو تو تباہ کر دیا۔ قدرتی طور پر اس خطے میں اب ایک نئی دوڑ شروع ہو جائے گی اور میزائلوں پر بے اندازہ اخراجات ہونے لگیں گے۔ پاکستان کے لئے ان کا متحمل ہونا مشکل ہے اور یہ اخراجات قوم یا ملک کی اصل قوت میں اضافہ بھی نہیں کرتے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر صاحب کا کہنا ہے کہ بھارتی سائنسدانوں نے تسلیم کیا کہ وہ جی این پی کا سات فیصد دفاع پر خرچ کرتے ہیں جس پر ڈاکٹر صاحب نے تبصرہ کیا کہ "آپ لوگ اس طرح ہمیں تباہ کر رہے ہیں۔ اس کے جواب میں ہمیں بھی دفاع جیسے غیر پیداواری شعبے پر اخراجات بڑھانے ہوں گے"۔ بھارتی سائنس دانوں نے ڈاکٹر صاحب سے پوچھا "دفاع پر اخراجات کی دوڑ شروع کرنے کی ذمہ داری بھارت کی ہے یا پاکستان پر عائد ہوتی ہے؟"۔ ڈاکٹر صاحب کے بقول ان کا جواب تھا "ہم پاکستانیوں کے نزدیک اس کے ذمہ دار آپ لوگ ہیں۔ بھارت نے مشرقی پاکستان میں جو کردار ادا کیا، اسے ہم فراموش نہیں کر سکتے"۔ اس پر بھارتی سائنسدان خاموش ہو کر رہ گئے۔ ڈاکٹر صاحب یہ بیان کر چکے تو میں نے اپنے سوال کی طرف متوجہ کرتے ہوئے پوچھا "آخر بھارت چاہتا کیا ہے؟ وہ اپنا اسلحہ خانہ کیوں بھر رہا ہے؟" ڈاکٹر صاحب نے کسی توقف کے بغیر کہا کہ "وہ اس خطے پر بالادستی اور تسلط قائم کرنا چاہتا ہے۔ آپ نیپال سے ہو کر آ رہے ہیں اور آپ نے دیکھ لیا ہے کہ بھارت اس ملک کے ساتھ کیا کر رہا ہے۔ اس سے پہلے سری لنکا میں اس نے جو کچھ کیا' وہ ساری دنیا کے سامنے ہے۔ بھارت کے ارادوں سے کون آگاہ نہیں؟"...... میرا اگلا سوال تھا "ڈاکٹر صاحب! آپ سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں روس اور امریکہ کا موازنہ کیسے کریں گے"۔ انہوں نے کہا "روس اب تک تو کمتر ٹیکنالوجی پر توجہ دیتا رہا۔ آئندہ اس نے اعلیٰ ٹیکنالوجی کی طرف دھیان دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ امریکہ تو اعلیٰ ٹیکنالوجی کے میدان میں بہت آگے ہے اور جاپان اس کا بھی استاد نکلا ہے اور کوریا بھی آگے جا رہا ہے۔ میں نے ڈاکٹر صاحب سے پوچھا "اگر آپ کو وطن واپس آنے کا موقع ملے تو پاکستان کو سائنسی افق پر ابھارنے کے لئے آپ کی ترجیحات کیا ہوں گی؟" ڈاکٹر صاحب نے ایک بلند قہقہہ لگایا "مجھے کون واپس آنے دیتا ہے' ہر کوئی میرے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ بہرحال پاکستان کی خدمت کرنا میرے لئے افتخار کا باعث ہوگا اور میری کوشش ہوگی کہ ملک کو اعلیٰ ٹیکنالوجی کے راستے پر ترقی دوں"۔ میں نے پوچھا "ڈاکٹر صاحب! آپ کا ٹریسٹ اٹلی کا انسٹیٹیوٹ کیا خدمات ادا کر رہا ہے"۔ انہوں نے کہا کہ اس میں دنیا بھر سے سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے حامل افراد آتے ہیں۔ پاکستان سے بھی آتے ہیں' ایرانی بہت آتے ہیں' بغداد سے بھی سائنسدان آ رہے ہیں۔ افریقہ کے سائنسدان بھی اس سے مستفید ہوتے ہیں"۔ میں نے ڈاکٹر صاحب سے ایک بنیادی سوال پوچھا کہ "جب سے ایک سائنسدان نے ایٹم بم ایجاد کیا ہے تو یہ بحث چل رہی ہے کہ سائنس انسانیت کی فلاح و بقا کے بجائے اس کی تخریب اور خاتمے کا سامان کر رہی ہے۔ آپ اس بحث میں کس طرف ہیں"۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک لمبا سانس کھینچتے ہوئے کہا "آپ ایٹم بم والے مسئلے کو چھوڑ دیں، باقی ہر میدان میں سائنس اور ٹیکنالوجی نے انسان کی خدمت کی ہے اور زندگی کو آرام دہ بنا دیا ہے۔ یہ سائنس کا کمال ہے کہ میرا ایک خطرناک آپریشن کامیاب ہوا' میں اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ اگر سائنسی ترقی نہ ہوئی ہوتی تو میں مر چکا ہوتا لیکن خدا نے انسان کو جو عقل عطا کی ہے اس نے مجھے نئی زندگی بخشی ہے"۔ میں نے پوچھا "ڈاکٹر صاحب! آپ یہ کیوں کہتے ہیں کہ ایٹم بم کے مسئلے کو چھوڑ دیں"۔ کہنے لگے "اس لئے کہ اس سے تباہی ہوتی ہے لیکن مارگریٹ تھیچر نے ایک بار کہا تھا کہ دنیا میں جنگ کا نہ ہونا ایٹم بم کی موجودگی کا کرشمہ ہے"۔ میں نے کہا "ڈاکٹر صاحب! یہ تو ایک سیاست دان کی رائے ہے۔ آپ ایک سائنسدان کی حیثیت سے کیا رائے رکھتے ہیں"۔ انہوں نے کہا "یہ بہرحال غلط چیز ہے۔ جینوئن سائنسدان اس کے حق میں نہیں ہیں بلکہ کم تر سطح کے سائنسدان ہی سستی شہرت کی خاطر اس میدان میں سرگرم عمل ہیں"۔ اس گفتگو نے وقت اور فاصلے کا احساس مٹا دیا تھا تاہم جب جہاز کے پبلک ایڈریس سسٹم پر اعلان ہوا کہ جہاز کراچی ائرپورٹ پر اترنے والا ہے تو میں نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے رخصت چاہی۔

(روزنامہ نوائے وقت ۱۶ر جون ۱۹۸۹ء)

"وقفِ نو" کے متعلق ضروری ہدایت

جو والدین وقف کے متعلق خط حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھیں وہ مندرجہ ذیل کوائف ضرور درج کیا کریں۔

۱۔ اپنا نام اور پورا پتہ
۲۔ بچے کی والدہ کا نام
۳۔ بچے کا پورا نام
۴۔ بچے کی تاریخ پیدائش
۵۔ موجودہ اور مستقل پتہ

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

شذرات

نون سین

"ٹریسٹ" کا سائنسی ادارہ

عظیم قدوائی صاحب ٹریسٹ اٹلی سے لکھتے ہیں:۔ آہستہ آہستہ کئی سال گذرنے کے بعد یہ چھوٹا سا لیکن خوبصورت شہر جو شمالی اٹلی میں واقع ہے اور جس کا نام ٹریسٹ ہے۔ ترقی پذیر ممالک کے سائنس دانوں کا مرکز بن گیا ہے یہ ایڈریاٹک ساحل پر ۲½ لاکھ کی آبادی کا شہر ہے۔ اور حال ہی میں یہاں ایک ایسی تنظیم کی بنیاد رکھی گئی ہے جس سے ایسے فوائد حاصل ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے جو امریکہ کے سیاہ فام سائنس دانوں جن کے پاس اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا بہت کچھ ہے۔ اور افریقہ کے سائنس دانوں جو بظاہر خاصے غریب ہیں کے رابطہ کا نتیجہ ہونگے۔ ان منفرد تجربات کے پیچھے انسانی تاریخ کی ۳۰ سالہ کوشش کام کر رہی ہے۔ اس کے ذریعہ سائنسی اذہان کو ایک دوسرے کے قریب لایا جاسکے گا۔ خاص طور پر امراء اور غرباء کا آپس میں میل ممکن ہو جائے گا۔ طبیعات اور ریاضی کے سلسلہ میں اب تک ان ممالک کا جو آپس میں رابطہ پیدا نہیں ہو سکا تھا۔ اب اس کے سامان پیدا کئے جا رہے ہیں۔ ایسی کوششوں کے لئے ایک نہائت پختہ اور مضبوط ارادہ گذشتہ ہفتوں میں ایڈنبرا (سکاٹ لینڈ) میں دیکھنے میں آیا۔ اور لندن کے اخبار ٹائمز نے اس واقعہ کی خبر دیتے ہوئے چار کالمی سرخی لگائی اور عنوان یہ رکھا کہ تیسری دنیا کے لئے اوّل درجے کی سائنس،، ان کی تیسری دنیا کے لئے گذشتہ تیس سال سے مہم کی صورت میں کوشش کرنے کے سلسلے میں انہیں اعزاز دیا گیا۔ وہ گذشتہ ۳۰ سال سے یہ کوشش کر رہے ہیں کہ تیسری دنیا کے غریب ملکوں کے سائنس دان ایسے سائنسی تجربوں میں شریک ہو سکیں جن کے لئے بہت زیادہ رقم خرچ ہوتی ہے۔ اور جہاں سے اعلیٰ ٹیکنالوجی کا علم حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ان کے کام سے متاثر ہو کر سکاٹ لینڈ بھی ایسا ہی ایک ادارہ (ٹریسٹ میں) قائم کرنا چاہتا ہے۔ یہ وہ موقع تھا جس پر پروفیسر سلام کو ایڈنبرا میڈل اس شہر کے سائنس فیسٹول پر دیا گیا۔ سب سے پہلا ایسا ادارہ جہاں عالمی وسعت کے ساتھ مختلف ممالک کے سائنسدان آپس میں رابطہ پیدا کر سکتے تھے۔ خاص طور پر ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک کے سائنس دان ٹریسٹ میں قائم کیا گیا تھا۔ جس کا پورا نام "انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس" ہے اور جس کے سربراہ پروفیسر سلام ہیں جب انہوں نے ۱۹۶۲ء میں یہ تجویز انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی کے سامنے رکھی تو آسٹریلیا کے نمائندے نے طنزاً کہا کہ "تھیوریٹیکل فزکس سائنس کی رولز رائس ہے اور ترقی پذیر ممالک کو رولز رائس کی ضرورت نہیں انہیں تو گدھا گاڑی چاہیئے"۔ لیکن ۱۹۶۴ء میں یہ ادارہ قائم ہو گیا۔ اور یونیسکو اور اطالوی حکومت کی مدد سے باقاعدہ چل رہا ہے اس کی کامیابی کا اندازہ کرنا ہو تو یوں کیا جا سکتا ہے۔ کہ ۱۹۸۷ء میں ۴۲۰۰ طبیعات سے تعلق رکھنے والے اس مرکز میں مختلف وجوہات کی بنا پر آئے۔ ان وجوہات میں اعلیٰ تعلیم کے ورکشاپ، کانفرنسیں اجلاس اور ایسے سمپوزیم جہاں ہر مختلف موضوعات پر مقالے پڑھے جاتے رہے شامل ہیں۔ ان میں سے ۲۲۰۰ ترقی پذیر ممالک سے آئے زیادہ تر ۳ سے ۱۰ ہفتوں تک یہ کورس جاری رہا۔ اور اس کے موضوعات "بنیادی طبیعات"، "پلازما فزکس"، "نیوکلیئر فزکس"، "ریاضی"، "اپلائیڈ فزکس"، وغیرہ تھے۔ اب تک ۳۸۰۰۰ افراد یہاں آچکے ہیں اور ان میں سے ۲۰۰۰۰ ترقی پذیر ممالک میں سے تھے۔ جو تعلیمی کورس یہاں آنے والوں کو میسر آتے ہیں۔ وہ ۳۵ سے ۴۵ تک ہیں۔ اور ہر سال ان سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ اس ادارے کی کامیابی کو دیکھتے ہوئے دوسرے ممالک کو بھی اسی قسم کے ادارے قائم کرنے کیطرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔

۱۹۸۳ء میں ٹریسٹ ہی میں اسی ادارے کے ساتھ "تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز"، کا آغاز ہوا۔ اس کا افتتاح اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل پیریز ڈی کوئیار نے ۱۹۸۵ء میں کیا اور یہ پہلا عالمی ادارہ ہے جہاں پر تیسری دنیا سے بہت بڑے بڑے سائنس دان مرد اور عورتیں آتے ہیں۔

اس کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ نہائت اعلیٰ سائنسی ذہن رکھنے والے ہیں اور جنہوں نے سائنسی تحقیق پر خاصا کام کیا ہے۔ ان کو آپس میں رابطہ پیدا کرنے کی سہولیات میسر کی جائیں۔ اس کے صدر پروفیسر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلام ہیں۔ ۹۷ "فیلوز" ہیں۔ اور ۳۹ "ایسوسی ایٹ فیلوز آف دی اکیڈیمی" اور اس پر تیسری دنیا کے ۴۵ ملکوں کو نمائندگی حاصل ہے۔ سائینسی تحقیق کو آگے بڑھانے کے لئے فیلوشپس دی جاتی ہیں۔ اور لیکچرر شپ کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ اس کے علاوہ اور سکیموں پر بھی عمل درآمد ہوتا ہے جن کے ذریعے ٹرلیسٹ کے ادارے میں جایا جا سکتا ہے۔ ان ایوارڈز کے علاوہ اطالوی حکومت بھی ایسے لوگوں کو ایوارڈ دیتی ہے۔ ایوارڈز کے ذریعے بھی عالمی سائنسدانوں کو مدد مہیا کی جاتی ہے۔ تیسری دنیا میں جن سائنسدانوں نے سائینس کے لئے نمایاں کام کیا ہوتا ہے انہیں اپنے کام کو آگے بڑھانے کے لئے انفرادی ایوارڈ بھی دیئے جاتے ہیں۔ اس ادارے (جسے آئی۔ سی۔ ٹی۔ پی۔ کہا جاتا ہے) میں پروفیسر عبدالسلام نے ایک اور تنظیم بھی قائم کی ہے اس کا نام ہے۔ "تھرڈ ورلڈ نٹ ورک آف سائنٹفک آرگنائزیشن" (یعنی تیسری دنیا میں ایسی تنظیموں کا آپس میں رابطہ جو سائینس کی ترقی کے لئے کام کر رہی ہیں) جبکہ اکیڈیمی تیسری دنیا کے ممالک کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ تنظیم تنظیموں کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اس کے اس وقت تک ۶۰ ممبر رجسٹر ہو چکے ہیں۔ یہ ایک ایسا ادارہ ہے جو سیاست سے بالا ہو کر کام کرتا ہے۔ اور ترقی یافتہ ممالک کی سائنسی تحقیق کو دوسروں کی دسترس میں لاتا ہے۔ یہاں عنقریب ایک اور ادارہ بھی قائم کیا جا رہا ہے۔ اس نئے ادارے میں سائنسدان عورتیں کام کریں گی۔ یعنی اپنی علمی قابلیت کو بڑھانے کے لئے انہیں وسائل مہیا کئے جائیں گے۔ اس ادارے کے قیام کے لئے تیسری دنیا کی ۲۵۰ سائنسدان عورتیں گذشتہ اکتوبر میں ٹرلیسٹ میں آپس میں ملی تھیں جن میں سے دو نوبل انعام یافتہ تھیں اور یہ دونوں ترقی یافتہ ممالک سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان دونوں کی موجودگی اس بات کی دلیل ہے کہ خواتین بھی اس سلسلہ میں پوری طرح سنجیدہ ہیں۔ اس کی کانسٹی ٹیوشن تیار کر لی گئی ہے۔ اور اس کا مسودہ مذکورہ بالا ۲۵۰ خواتین کو بھجوایا جا چکا ہے

عظیم قدوائی کا یہ خط انگریزی روزنامے ڈان کے ۲۳ جون ۱۹۸۹ء کے شمارے میں شائع ہوا ہے۔

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد ـــ ربوہ

قسط اوّل

شوگر یا ذیابیطس

وہ بیماریاں جن کے مریضوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے اُن میں شوگر یا ذیابیطس کی بیماری بھی شامل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص ٹھیک ٹھاک صحتمند ہوتا ہے اور ایک دن وہ کہتا ہے کہ مجھے شوگر ہو گئی ہے۔ یہ ایک عجیب بیماری ہے اس کی سب سے بڑی وجہ نظام ہضم کے ایک اہم عضو لبلبہ یا PANCREAS میں خرابی ہے۔ لبلبہ معدہ کے پیچھے واقع ہے اور قریب قریب ساری چھوٹی آنت کے ابتدائی حصہ ڈیوڈینم سے گھرا ہوا ہے لبلبے کے دُم والے حصہ میں ایسے چھوٹے چھوٹے غدود ہیں جو ایک طاقتور ہارمون (HARMONE) پیدا کرتے ہیں جو غذائیت والی خوراک ـــ (NUTRIMENTS) کو بجائے پیشاب کے رستہ نکل کر ضائع ہو جانے کے سٹور کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس ہارمون کو انسولین (INSULIN) کہتے ہیں۔ جب لبلبے میں ایسا نقص واقع ہو جائے کہ وہ ضرورت سے کم مقدار میں انسولین پیدا کرے تو ایسی حالت میں خوراک سے شوگر اور نشاستہ دار اشیاء (CARBOHYDRATES) جسم انسانی پوری طرح استعمال نہیں کر سکتا نتیجۃً خون میں اور خلیات میں شوگر جمع ہونی شروع ہو جاتی ہے اور اس کے سبب جسم کے کئی حصے متاثر ہوتے ہیں۔ جب خون میں شوگر کی مقدار بہت زیادہ ہو جاتی ہے تو زائد گلوکوز پیشاب میں بہہ جاتا ہے۔ اگر یہ صورتِ حال لمبا عرصہ چلتی رہے تو متعلقہ شخص کمزور سے کمزور تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایسا شخص ذیابیطس (DIABETES) یا شوگر کا مریض کہلاتا ہے۔

جسے شوگر ہو جائے اُسے یا تو خوراک کی مقدار کو کم کرنا ہو گا یا جسم کی ضروریات کیمطابق انسولین کی مطلوبہ مقدار اسے مہیا کرنا ہو گی۔ ذیابیطس کے مرض سے تو انسان ہزاروں سال سے واقف ہے لیکن اس بات کا علم کہ اس کا مریض پیشاب کے راستہ بڑی مقدار میں شوگر چھوڑتا ہے قریباً ۲۰۰ سال قبل ہوا۔ کئی تھیوریاں پیش کی گئیں اور کئی تجربات کئے گئے لیکن اس کا سبب اور علاج کیا ہے یہ معمہ بنا رہا۔ بالآخر ۱۹۲۱ء میں بینٹنگ اور بیسٹ۔ انسولین ہارمون علیحدہ کرنے میں کامیاب ہو گئے اور ان کی اس ایجاد سے ذیابیطس کے لکھوکھا مریض اس قابل ہو گئے کہ وہ قریب قریب نارمل زندگی گزار سکیں عموماً جوان مریضوں کی انسولین کی کمی کو انسولین کے انجیکشن سے پورا کرتے ہیں اور جو مریض ۵۰ سال سے بڑے ہوں ان کی کمی عموماً نسبتاً کم ہونے کی بنا پر ان کا علاج خوراک کی پابندی اور گولیوں کے استعمال سے ہی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جن کا مرض ابتدائی مراحل میں ہی ہو وہ بھی مناسب خوراک اور گولیوں سے شوگر کنٹرول کر لیتے ہیں اور ان کو انسولین کے ٹیکہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

عرصہ

یہ بیماری ایسی خطرناک ہے کہ اس سے مکمل نجات ابھی تک ممکن نہیں ہو سکی اور جب ایک دفعہ کسی کو ذیابیطس لاحق ہو جائے تو پھر یہ ساری عمر رہتی ہے۔ تاہم مناسب علاج اور خود حفاظتی اقدامات اور ذاتی نگہداشت سے اسے کنٹرول کیا جا سکتا ہے اور قریب قریب نارمل زندگی گزاری جا سکتی ہے۔

علامات

اس مرض کی علامات حسب ذیل ہیں۔

(۱) خون میں شوگر کی بڑی مقدار کے باعث گردے پیشاب بڑی مقدار میں پیدا کرتے ہیں اور کثرت سے پیشاب کی شکایت ہو جاتی ہے نتیجۃً بوجہ جسم کے مائعات کے ضیاع کے مریض شدید پیاسا ہو جاتا ہے۔ لیکن پانی پینے سے اس کی پیاس کی حس ختم نہیں ہوتی۔ گویا سب سے پہلی علامت نارمل سے زیادہ بلکہ شدید پیاس اور معمول سے زیادہ پیشاب کا آنا ہے

(۲) بھوک زیادہ لگتی ہے۔ مریض شوق سے اور بھوکوں کی طرح کھاتا ہے لیکن اسکے باوجود اس کا وزن گرتا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے جسم سے مائعات کا ضیاع ہو رہا ہوتا ہے اور کاربوہائیڈریٹس استعمال نہیں ہو رہے ہوتے

(۳) مریض تھکا تھکا سا محسوس کرتا ہے اور بازوؤں اور ٹانگوں میں درد بھی ہوتا رہتا ہے۔

(۴) مزاج میں چڑچڑا پن اور جلد بازی اور جلد غصہ آنا شروع ہو جاتا ہے۔

(۵) جلدی امراض کا شکار ہو جاتا ہے اور چھالے پڑنے کی شکایت بھی ہو سکتی ہے۔

(۶) پاؤں میں چھالے یا زخم (ULCERS) ہو جاتے ہیں۔

(۷) پیشاب والی جگہ خارش یا کھجلی کی شکایت ہو جاتی ہے

(۸) عورتوں کے ایام میں التواء یا توقف ہو جاتا ہے۔

(۹) نظر میں تفاوت بالخصوص فوکس کرنے میں دقت ہوتی ہے۔

(۱۰) ہاتھوں اور پاؤں کا سُن ہو جانا یا ان میں سوئیاں چبھنے کا احساس ہوتا ہے۔

احتیاطی تدابیر:- ہر ذیابیطس کے مریض کی علامات شروع میں معمولی ہوتی ہیں اور عموماً اس بیماری کا علم اُس وقت ہوتا ہے جب تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ شوگر کی زیادتی پہلے خون میں ہوتی ہے اور پھر پیشاب میں ظاہر ہوتی ہے۔ اس لئے جتنی جلدی تشخیص ہو جائے اتنا ہی بہتر ہے۔ خود بخود ذیابیطس کا پیشگی علم ہو جانا یا اس سے بچنے کیلئے تدابیر اختیار کرنا ذرا مشکل ہے ہاں جو کام کیا جا سکتا ہے جس سے کہ یہ مرض انسان سے دور رہتا ہے وہ یہ ہے کہ۔

(۱) اپنا وزن نارمل رکھا جائے اور زائد وزن نہ ہونے دیا جائے (سٹینڈرڈ چارٹس سے اپنا وزن چیک کر سکتے ہیں)

(۲) خوراک متوازن ہو اور مناسب مقدار میں قریب قریب مقررہ وقتوں پر ہی کھائی جائے زیادہ کھانے والے افراد لبلبہ کو خراب کر بیٹھتے ہیں۔

(۳) سیر باقاعدہ کی جائے یا کچھ نہ کچھ پیدل چلا جائے۔ ہلکی پھلکی ورزش کیلئے وقت نکالا جائے اور قوتِ ارادی بڑھائی جائے

(۴) میٹھی چیزیں اور نشاستہ دار چیزیں نسبتاً کم کھائی جائیں۔ مثلاً کیک، آئس کریم ٹافیاں، مربّے مناسب مقدار میں کھائیں اسی طرح چاول، آلو اور میدہ والی چیزیں زیادہ نہ کھائیں۔ مٹھائی، زردہ، حلوہ اور فالودہ وغیرہ زیادہ استعمال نہ کریں

(۵) اپنی عادات اور رہن سہن کے طریقہ میں باقاعدگی یکسانیت توازن اور اعتدال پیدا کریں

(۶) اگر فیملی میں بالخصوص والدین میں کسی ایک یا دونوں کو ذیابیطس کی تکلیف ہو یا رہی ہو تو ایسے بچوں کو خصوصی احتیاط کرنی چاہیئے کیونکہ ان کے ذیابیطس میں مبتلا ہونے کا امکان چار میں سے ایک ہے۔

(۷) کوئی وائرس انفیکشن ہو تو اس کا علاج فوری اور موثر کیا جائے۔

(۸) کبھی کبھار بلڈ شوگر ٹیسٹ کروا لیا جائے اور اگر شوگر کی مقدار زیادتی کی طرف مائل ہو تو ڈاکٹری مشورہ کے مطابق مناسب احتیاط کی جائے

مزید پیچیدگیاں:- اگر بروقت تشخیص ہو جائے اور شروع میں ہی مناسب علاج وغیرہ کر لیا جائے تو نہ صرف لبلبہ کو فائدہ پہنچ کر وہ اپنے عمل کو درست کر سکتا ہے اور بالکل ناکارہ ہونے سے بچ جاتا ہے بلکہ بہت سی پیچیدگیوں سے بھی محفوظ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوا جاسکتا ہے۔ اگر بروقت تشخیص نہ ہو یا مریض احتیاط نہ کرے اور لاپرواہی سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو آزاد ہی رکھے اور مناسب کنٹرول عادات اور حالات پر نہ کرے تو کئی مزید بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے جن میں سے بعض کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔ جو ذیابیطس کے مریض کو اس کی بے احتیاطیوں اور بروقت مناسب علاج نہ کروانے کے نتیجہ میں لاحق ہو جاتی ہیں۔

(۱) خون کی چھوٹی نالیاں بوجہ دیواروں کے سخت ہو جانے کے بند ہو جاتی ہیں اور بعض میں جگہ جگہ اُبھار ہو کر کمزور پڑ جاتی ہیں نتیجۃً آنکھوں، ٹانگوں، نسوں (NERVES) دل اور گردوں پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے اور کئی نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔

(۲) نسبتاً جلد موتیا بند کی تکلیف ہو جاتی ہے اور اگر لمبا عرصہ شوگر رہے اور کنٹرول نہ کیا جائے تو نالیوں میں سے خون بہہ جانے سے آنکھوں کے پردہ چشم متاثر ہو کر بینائی بہت ہی کم ہو جاتی ہے یا ختم ہی ہو جاتی ہے۔

(۳) ٹانگوں کی شریانیں بند ہونے سے ٹھنڈ اور درد بالخصوص چلتے وقت، ناسور اور شاذ کیسز میں گینگرین ہو جاتی ہے۔

(۴) پاؤں اور ہاتھ بالکل سُن ہو جاتے ہیں بوجہ اس کے کہ حس والی نسیں خراب ہو جاتی ہیں۔

(۵) دل کی شریانوں کے تنگ ہو جانے سے دل کا حملہ، سانس پھول جانا، اینجائینا، چھاتی میں درد اور ٹانگوں کی سوجن ہو جاتی ہے۔

(۶) گردے بُری طرح متاثر ہوتے ہیں اور اگر بروقت علاج نہ ہو تو بالکل ناکارہ ہونے کا اندیشہ ہے۔ (لہٰذا پیشاب کے ٹیسٹ بھی ضروری ہیں۔ اگر اس میں البیومن پائی جائے تو شوگر کے مریض کو فوری فکر کرنی چاہیئے اور موثر علاج کروانا چاہیئے) شوگر کے مریضوں کی دو اور پیچیدگیوں کا ذکر بعد میں آئے گا جنہیں تیزابی زہر آلودگی (DIABETIC ACIDOSIS) اور (INSULIN SHOCK) کہتے ہیں۔

گھر پر علاج :- اگر کسی کو ذیابیطس کی تکلیف ہو جائے جس کا علم باقاعدہ ٹیسٹ سے ہی ہوتا ہے۔ تو اس پر خود حفاظتی تدابیر اختیار کرنا اور ذاتی نگہداشت لازم آتی ہے اور اسے مندرجہ ذیل اقدام کرنے چاہیئں

(۱) باقاعدگی سے اپنا چیک آپ کسی بھروسہ کے ڈاکٹر سے جو مستند اور تجربہ کار ہو کرواتے رہیں۔

(۲) ڈاکٹر جو خوراک تجویز کرے اس کی پوری پوری پابندی کریں

(۳) کھانا باقاعدگی سے کھائیں۔ وقفہ زیادہ نہ ہو اور کوئی بھی کھانا MISS نہ کریں۔ مقررہ وقت پر کچھ نہ کچھ ضرور کھالیں۔

(۴) گولیاں اور انسولین کا استعمال حسبِ مشورہ ڈاکٹر پابندی کے ساتھ کریں۔

(۵) خون یا پیشاب کسی ایک یا دونو کا باقاعدہ وقفوں کے ساتھ ٹیسٹ کرواتے رہیں تاکہ شوگر کی موجودگی کے معیار کو کنٹرول کیا جاتا رہے۔

(۶) صبح سویرے اپنا پیشاب روزانہ خود ہی ٹیسٹ کرتے رہیں۔ یہ ٹیسٹ ناشتہ سے پہلے کرنا چاہیئے۔ صبح اٹھتے ہی پہلا پیشاب نہ لیں کیونکہ یہ ساری رات کا اکٹھا ہوا ہوتا ہے۔ دوسری دفعہ کے پیشاب کا نمونہ لے کر ٹیسٹ کریں جو آپ کو صحیح حالت بتائے گا۔ اس کام کیلئے DIP-STICKS کسی بھی کیمسٹ سے مل جاتی ہیں۔ اس کی رنگت میں تبدیلی بتا دے گی کہ شوگر بڑھی ہوئی ہے۔

(۷) افراد خانہ شوگر کے مریض کی خوراک اور رہن سہن میں ممد و معاون ہوں اور حتی الوسع اسے خوش رکھیں اور اس کی حوصلہ افزائی کرتے رہیں۔

ڈاکٹر کی طرف رجوع کب ضروری ہے۔

(۱) اگر کسی شخص کو بار بار پیاس لگنی شروع ہو جائے اور ساتھ ہی پیشاب بھی کثرت سے آنے لگے تو اسے چاہیئے کہ فوراً پیشاب ٹیسٹ کروائے۔

(۲) اگر کسی کا مزاج چڑچڑا پن ہو یا طبیعت میں نارمل سے زیادہ فکرمندی اور تشویش پیدا ہونی شروع ہو جائے۔ یا مذکورہ بالا پیچیدگیوں میں سے کسی کا اظہار ہو تو فوراً کسی مستند اور قابل اعتماد ڈاکٹر کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

(۳) اگر علامات مرض جو اُوپر دی جا چکی ہیں۔ میں سے کوئی علامت ظاہر ہو تو بجائے سستی کرنے اور اِدھر اُدھر سے مشورے لینے کے ڈاکٹر کی طرف رجوع کریں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ ذرا بھی شک ہو تو فوراً پیشاب اور خون ٹیسٹ کروا لینا چاہیئے۔ اگر مرض نہ ہوا تو تسلی ہو جائے گی اگر رُخ ہوا تو مناسب احتیاط کر سکیں گے اور اگر بیماری ابتدائی مراحل میں چیک ہو گئی تو کنٹرول کرنا آسان ہو گا۔ اگر تاخیر ہو جائے تو شوگر کا مرض ایسا خطرناک ہے کہ اگر اس کے علاج کی طرف بروقت توجہ نہ دی جائے تو یہ مریض کو اندھا، ناکارہ یا ہلاک کر سکتی ہے۔

علاج :- علاج کے بنیادی طور پر تین حصے ہیں۔

(۱) خوراک :- خوراک میں چینی اور نشاستہ دار اشیاء کی مقدار گرا دیں۔ سوئیٹس کیک بسکٹ مٹھائی، چینی، آلو اور چاول بہت ہی کم کر دیں بلکہ نہ کھائیں تو بہتر ہے۔ روٹی بھی زیادہ نہیں کم مقدار میں کھائیں۔ بجائے دن میں تین دفعہ کھانے کے پانچ دفعہ کھائیں جن کا وزن زیادہ ہے وہ زیادہ توجہ دیں اور وزن کم کریں اور پھر معیاری وزن قائم رکھیں۔

(۲) گولیوں کا استعمال :- پرانے اور بڑی عمر کے مریض اور جن کا وزن زیادہ ہو یا رہا ہو ان کے لئے گولیاں بہت مفید رہتی ہیں۔ مثلاً DIABINESE, DAONIL وغیرہ واضح ہو کہ بغیر ڈاکٹری مشورہ کے کوئی گولی استعمال کرنا نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ نیز اسی قدر کھائیں جس قدر مشورہ ڈاکٹر دے نہ کم کریں نہ زیادہ

(۳) اِنسولین انجیکشن :- ڈاکٹری مشورہ پر انسولین انجیکشن روزانہ لینا مفید رہتا ہے۔ چونکہ معدہ اس کو ضائع کر دیتا ہے اس لئے انسولین انجیکشن کے ذریعہ ہی لی جاسکتی ہے۔ عموماً مریض خود ہی انجیکشن لگا لیتا ہے یا گھر کا کوئی فرد بشرطیکہ اس کی تربیت لے لی جائے اور سمجھ لیا جائے کہ خوراک کتنی رکھنی ہے اور لینا کس وقت ہے۔ نیا ٹیکہ نئی جگہ پر لگانا چاہیئے۔ اور صفائی کا خیال بہت ضروری ہے۔ انفیکشن خطرناک ہو سکتی ہے یہ صبح شام لینی ہوتی ہے۔ صبح کی خوراک زیادہ ہوتی ہے اور شام کی بہت کم۔ یا بعض اوقات شام کو نہیں لینی ہوتی۔ انسولین کی مقدار کا تعین ہسپتال داخل ہو کر ڈاکٹر کے مشورہ سے کرنا لازمی ہے۔ جسے بعد میں آپ گھر پر جاری رکھ سکتے ہیں۔

پیچیدگی :- (۱) انسولین انجیکشن میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس کی مقدار مقررہ لینی ضروری ہے اگر اس کی خوراک زیادہ ہو جائے یا خالی پیٹ لے لی جائے تو بلڈ شوگر اس قدر گر جاتی ہے کہ مریض کا رنگ پیلا پڑ جاتا ہے۔ نبض تیز اور کمزور ہوتی جاتی ہے اور شدید کمزوری محسوس کرتا ہے، بے آرامی ہوتی ہے اور پسینہ بھی زیادہ آتا ہے اور اگر فوری سدِباب نہ کیا جائے تو مخمور ہو کر غنودگی بے ہوشی یا غشی ہو جاتی ہے ایسی حالت کو انسولین کا صدمہ INSULIN SHOCK کہتے ہیں۔ اس کا فوری سدِباب ایک گلاس اورنج جوس پی کر یا چمچہ چینی کھا کر یا کوئی سوئیٹس کھا کر کیا جاتا ہے اگر افاقہ نہ ہو تو گلوکاگون کا ٹیکہ بھی بعض اوقات لگانا ضروری ہو جاتا ہے لہٰذا ایسی حالت میں فوری ڈاکٹر کو اطلاع کرنی چاہیئے۔

۲۔ اگر انسولین بروقت نہ لی جائے یا خود ہی اس کی مقدار کم کر دی جائے یا مقررہ وقت پر کھانا نہ کھایا جائے اور بھوکا رہا جائے تو مطلوبہ انسولین نہ ملنے کی بناء پر تیزابی زہر آلودگی ـــ (DIABETIC ACIDOSIS) کا حملہ ہو جاتا ہے جو بہت خطرناک ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ مقررہ مقدار میں بروقت ڈاکٹری مشورہ کے مطابق انجیکشن لیا جائے۔ اور کھانا مقررہ اوقات پر ضرور کھایا جائے اور MISS ہرگز نہ کیا جائے اور نہ ہی بہت زیادہ کھانا کھایا جائے اگر انسولین کی بجائے گولیاں لینا شروع کیا جائے تو اس وقت بھی بعض مریضوں کو ACIDOSIS کا خدشہ ہوتا ہے اس لئے جو آپ کا واقف حال اور ماہر ڈاکٹر ہے وہی بہتر فیصلہ کر سکتا ہے اس کے مشورہ پر پورا پورا عمل ضروری ہے

مفید مشورے :-

(۱) ہمیشہ یاد رکھیئے کہ آپ ذیابیطس کے مریض ہوں بھی تو فکرمند ہرگز نہ ہوں۔ تاہم یہ خیال رکھیں کہ اپنے آپ کو بے قاعدہ نہ ہونے دیں۔ بلکہ اپنے پروگرام میں باقاعدگی اعتدال اور وقت کی پابندی کو ملحوظ رکھیں

(۲) درمیانی اور مناسب ورزش آپ کے لئے بہت اچھی ہے۔ صبح کی سیر ضرور کریں اگر صبح وقت نہ ملے تو کسی اور مناسب وقت ہاں جگہ اچھی کا انتخاب کریں اگر گھر کے قریب کوئی پارک نہ ہو یا کھلی جگہ نہ ہو تو کسی ٹرانسپورٹ سے وہاں چلے جائیں اور پھر کھلی فضا میں سیر کریں اس سے آپ کی خوراک کے کاربوہائیڈریٹس ہضم اور حل ہوں گے اور شوگر لیول بہتر رہے گا۔ اگر آپ اس میں باقاعدہ ہوں اور ابھی بیماری ابتدائی مراحل میں ہو تو بغیر دوائی کے صرف ہلکی ورزش سے ہی مرض کنٹرول میں آسکنے کا امکان ہے

(۳) شوگر کے مریض زیادہ تھکن سے بچیں سخت ورزش اور تھکا دینے والی گیم سے اجتناب کریں۔

(۴) ذہنی پریشانی اور فکرمندی اور خواہ مخواہ تشویش سے بچیں۔ اور پرسکون رہنا سیکھیں اور اس کا خیال بار بار رکھیں۔

(۵) زکام نزلہ کھانسی فلو وغیرہ انفیکشن مضر ہے۔ اسی طرح جلدی امراض بالخصوص پاؤں پر تکلیف ہو تو فوری علاج کروائیں۔

(۶) اپنے دوستوں اور عزیزوں پر واضح کر دیں کہ آپ کھلم کھلا جب چاہیں ان کے ساتھ شامل ہو کر نہیں کھا سکتے۔ کسی کا بچہ شوگر کا مریض ہو تو اس کے دوستوں اور رشتہ داروں پر یہ امر واضح کر دیں اس طرح استادوں پر بھی۔

جاری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

میری بھانجی عزیزہ فہمیدہ منیر صاحبہ اہلیہ شیخ منیر احمد صاحب سینئر ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی بینک اسلام آباد بعارضہ کینسر مورخہ ۸-۶-۸۹ کو راولپنڈی ناصر ہسپتال میں ۵۳ سال کی عمر میں وفات پا گئی۔

عزیزہ کو ابتداء میں گردوں کی تکلیف ہوئی۔ ایک گردہ نکال دیا گیا۔ اس کے بعد سر کے قریب گردن کے تین چار مہروں میں اس کا اثر ہوا۔ قیمتی سے قیمتی دوائیاں استعمال کرائی گئیں۔ قابل ڈاکٹروں نے اپنی سمجھ کے مطابق عزیزہ کی جان بچانے کی بھرپور کوشش کی، مگر کوئی علاج کارگر ثابت نہ ہوا۔ آخر تقدیر کا لکھا پورا ہوا۔ باوجودیکہ پھیپھڑے اور جگر متاثر ہو چکے تھے، کبھی منہ سے ہائے وائے نہ کیا۔ جب بھی ڈاکٹر نے دریافت کیا "کوئی تکلیف؟" بڑے حوصلے سے یہی کہا کرتی "کوئی تکلیف نہیں"۔ عزیزہ نے وفات سے پہلے اپنی دونوں آنکھیں DONATE کر دی تھیں۔ وفات سے دو تین دن پہلے اپنے میاں شیخ منیر احمد صاحب سے کہا آپ ساری رات جاگتے رہے ہیں، اب آرام کر لیں۔ میرے پاس حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بیٹھے ہیں (تصور میں)۔

عزیزہ نے چھوٹی عمر میں ہی گریجویشن کر لیا تھا۔ خاموش طبیعت، ہنس مکھ، بچوں سے پیار کرنے والی، خاوند کا احترام کرنے والی، بڑوں کا دل سے ادب کرنے والی بچی تھی۔ سب کے دل میں اس کے لئے پیار تھا۔ اللہ تعالیٰ ہماری پیاری بچی کو جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ انکے بچوں اور خاوند کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

عبدالواحد
نائب ناظر اصلاح وارشاد

ولادت

● خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے چچا مکرم لئیق احمد صاحب باجوہ (آف امریکہ) کو تین بیٹیوں کے بعد ایک بیٹا عطا کیا ہے جو چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ کا پوتا اور میجر محمد نواز صاحب کاہلوں لاہور کا نواسہ ہے۔ نومولود کا نام عزیز عبد اللہ ہے۔
احباب کرام سے نومولود کی درازیٔ عمر و خوش بختی کے لئے درخواست دعا ہے۔
کلیم احمد باجوہ دار الصدر غربی ربوہ

اعلانِ نکاح

● ۔ میری بھتیجی عزیزہ رخسانہ اعجاز باجوہ بنت مکرم اعجاز احمد باجوہ صاحب دار الصدر شمالی کے نکاح کا اعلان ہمراہ میرے حقیقی بھانجے عزیزم انجم شہزاد چٹھہ ابن مکرم چوہدری محمد مالک صاحب چٹھہ آف مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ حال مقیم مغربی جرمنی مبلغ ۔/۶۰۰۰ ہزار جرمن مارک مہر پر مکرم مولوی محمد احمد صاحب نے مورخہ ۱۶-۶-۸۹ بروز جمعہ بعد نماز مغرب بیت اللطیف ربوہ میں فرمایا۔

احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔
(چوہدری نثار احمد باجوہ ایڈووکیٹ سرگودھا)

● ۔ مکرم مرزا ناصر بیگ صاحب کی ہمشیرہ امۃ السلام بنت مکرم مرزا انور بیگ ساکن بھائی پھیرو ضلع قصور کا نکاح مکرم مرزا منصور احمد بیگ ولد مکرم عبد الشکور بیگ ساکن بھائی پھیرو ضلع قصور کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۸۹ء کو دس بجے صبح بھائی پھیرو میں مکرم عبد الرزاق آف منگلا۔ مربی سلسلہ احمدیہ پتوکی نے پڑھا اور دعا کروائی۔ عزیزہ امۃ السلام مکرم مرزا جمیل بیگ ساکن ٹبی مغلاں رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پوتی ہے۔ عزیزم مرزا منصور احمد مکرم مرزا عبد الغفور بیگ ساکن سیالکوٹ کا پوتا ہے۔

احباب جماعت سے رشتہ کے ہر جہت سے مبارک ہونے اور مثمر بثمرات ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محفوظ تحریریں

مکرم گیانی عباد اللہ صاحب سابق مینیجر الفضل کے نام حضور ایدہ اللہ کا ایک مکتوب گرامی محررہ لندن ۱۶ مارچ ۱۹۸۹ء۔

پیارے مکرم گیانی عباد اللہ صاحب

. . . .

آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ معجزانہ رنگ میں شفاء دے اور صحت وسلامتی والی کام کرنے والی زندگی دے اور دعاؤں کی توفیق دے اور جوبلی کی برکتیں عطا کرے آپ کی علمی، ادبی خدمات قابل قدر ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر عطا فرمائے

والسلام

خاکسار (دستخط) مرزا طاہر احمد
امام جماعت احمدیہ (الرابع)

درخواست دعا

محترمہ ہدایت بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اسحٰق صاحب صدر جماعت احمدیہ چک 195 ر-ب جنڈ انوالہ فیصل آباد نے مبلغ یک صد روپیہ توسیع اشاعت الفضل کے لئے بھیجا ہے اور اپنی والدہ محترمہ نواب بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری امام دین صاحب تسکین جو مورخہ ۲۶-۵-۸۹ کو وفات پا گئیں، کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے

● مکرمہ شمشاد بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ چک ۳۶ ب ضلع ساہیوال کی ریڑھ کی ہڈی کا آپریشن ۱۱ اپریل کو ہوا ہے۔

● مکرم مسعود احمد صاحب باجوہ معلم اصلاح وارشاد کی شادی کو چھ سال ہو گئے ہیں تا حال اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔

احباب کی خدمت میں ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

گمشدگی

میرا ہینڈ بیگ بمع ڈائری جس میں موٹر سائیکل کے کاغذات تھے۔ ربوہ کے قریب سرگودھا روڈ پر موٹر سائیکل کے پیچھے سے گر گئے ہیں۔ جس صاحب کو ملیں براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔

چوہدری شوکت علی سرفراز احمد
ھ/۳۵ محلہ فیکٹری ایریا۔ نزد بیت احمد ربوہ

ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے لئے خدمت کا ـــ نادر موقع

مجلس نصرت جہاں کو فوری طور پر ایسے ہومیو ڈاکٹروں کی ضرورت ہے جو انگریزی زبان میں ہومیو کلینک چلانے کے ساتھ ساتھ طالب علموں کو ہومیوپیتھی کی تعلیم بھی دے سکیں۔ اپنی درخواست مقامی جماعت کے صدر صاحب سے تصدیق کروا کر فوراً بھجوا دیں۔
(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

والدین توجہ فرمائیں

کیا آپ قومی جرم کا ارتکاب تو نہیں کر رہے

تمام وہ بچے جن کی عمر ۷ سے ۱۵ سال کے درمیان ہے۔ ان کا اپنی مجلس کے اطفال کی تجنید میں شامل ہونا اور ماہ بماہ چندہ مجلس اور وقف جدید ادا کرنا ضروری ہے جو بچے ابھی تک اپنی مجلس کی تجنید سے باہر ہیں وہ جلد از جلد تجنید میں شامل ہوں۔ قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثانی کے نزدیک بچوں کو تجنید میں شامل نہ کروانا قومی جرم ہے کیا آپ اس قومی جرم کا ارتکاب تو نہیں کر رہے؟
(سیکرٹری تجنید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان گمشدگی

طلائی بالیاں دو وزن ۵ گرام ۳۰۰ ملی گرام سبز کاغذ میں لپٹی ہوئیں ۲۹، ۳۰ جون کو شام ۷ بجے اقصیٰ روڈ پر کہیں گر گئی ہیں۔ جن صاحب کو ملی ہوں وہ الفضل سے رابطہ کریں۔ (مینیجر الفضل)

اعلیٰ اور معیاری صابن

پری سوپ

تیار کردہ
کریم سوپ فیکٹری ستیانہ روڈ فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ

نتیجہ مرکزی امتحان اوّل سہ ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ تعلیمی پروگرام کے تحت علم وفضل میں ترقی کے ضامن تحریری امتحان اوّل ۱۹۸۹ء (منعقدہ مارچ ۸۹ء) میں بفضلِ تعالیٰ ۳۳۱ مجالس کے کل ۱۷۴۹ انصار نے حصہ لیا۔

اس مرکزی امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے نام بغرض تحریک و دعا درج کئے جاتے ہیں

۱۔ مکرم چوہدری خوشی محمد صاحب کیور تھلوی اوکاڑہ — اوّل
۲۔ مکرم منیر الدین احمد صاحب۔ گلشنِ اقبال کراچی — دوم
۳۔ مکرم مرزا منظور احمد بیگ صاحب حلقہ سمن آباد فیصل آباد — سوم

نیز ۲۹ دوستوں نے نہایت ذوق وشوق اور محنت کے ساتھ امتحان میں حصہ لیکر خصوصی گریڈ حاصل کیا۔ ان کی خدمت میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب "انفاسِ قدسیہ" صدر مجلس کے دستخطوں کے ساتھ ارسال کی جا رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں کی صحت و سلامتی میں برکت ڈالے اور علم و معرفت کی نئی نئی رفعتوں کو حاصل کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

شریف احمد صاحب روہڑی ضلع سکھر۔ محمد اسلم صاحب صدر گوگیرہ ضلع اوکاڑہ۔ چوہدری احمد حسن صاحب گجرات شہر۔ نعمت اللہ صاحب جتوئی لطیف آباد حیدر آباد سندھ۔ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ربوہ۔ محمد عبد اللہ صاحب قریشی ربوہ۔ چوہدری طفیل احمد صاحب سیالکوٹ شہر۔ چوہدری اقبال احمد صاحب کانپوری۔ کراچی۔ شریف احمد صاحب سنوری حیدر آباد سندھ۔ محمد نسیم صاحب اوکاڑہ۔ ابوالمنیر نور الحق صاحب۔ ربوہ۔ غیاث احمد خان صاحب۔ اسلام آباد۔ خالد مسعود خان صاحب لاہور۔ بشیر احمد صاحب زاہد راولپنڈی شہر۔ محمد رمضان صاحب لاہور۔ فضل الدین صاحب بنگوی ربوہ۔ کبیر الدین صاحب صدیقی کراچی۔ چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب ربوہ۔ ملک محمد سلیم صاحب نشتر ربوہ۔ جمیل الرحمٰن صاحب چنیوٹ۔ غلام حضور صاحب رانجھا چک ۳۱۲ ج ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ محمود احمد صاحب۔ ایم۔ ایس سی لاہور۔ راجہ بشیر الدین احمد صاحب آف ڈھڈر رانجھا۔ ربوہ۔ مورانی نثار احمد صاحب راٹھور نوکوٹ۔ محبوب الٰہی صاحب بہاولپور شہر۔ ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب ملک۔ ربوہ۔ محمد صادق صاحب لاہور۔ شریف اللہ صاحب ڈیرھوی باندھی۔ ڈاکٹر محمد اقبال احمد صاحب سرگودھا شہر۔ عبد السمیع طاہر صاحب کراچی۔ چوہدری محمد اسحاق صاحب۔ ربوہ۔ صداقت احمد صاحب ربوہ۔ سلطان احمد صاحب پیرکوٹی ربوہ۔ ملک بشیر احمد صاحب محمود آباد جہلم۔ نعیم احمد خان صاحب کراچی۔ انوار الرسول صاحب شیخ کراچی۔ شمس الدین صاحب سیال پورے والا۔ محمد احمد صاحب۔ ربوہ۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب مغل نفیس نگر۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

سرزمین قادیان کا اوّلین
مشہور دواخانہ
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی

ہوائی سفر
بیرون ملک ہوائی سفر کے متعلق ہر قسم کی خدمات کیلئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔
نوبل مین ٹریولز
۲۱/۴ مین سوک سنٹر نزد جی پی او اسلام آباد
فون نمبر ۸۱۸۷۵۷

موٹاپا کورس
OBESITY COURSE
ایک ماہ کی ادویات کا کورس
قیمت: ۶۰ روپے
لٹریچر ۳/- روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ
فون
سیلز ۷۷۱ — کلینک ۶۰۶ — رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

خبریں

★ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر نواز شریف نے بتایا ہے کہ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی طرف سے ان کو مذاکرات کی پیشکش کی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ وہ جمہوریت اور ملک کے لئے ہر قسم کے مذاکرات کے لئے تیار ہیں لیکن فیصلہ وہی کریں گے جو اسلامی اتحاد کی جماعتوں کی خواہشات کے مطابق ہوگا۔

● ایران کی پارلیمنٹ کے سپیکر اور صدارتی امیدوار ہاشمی رفسنجانی نے کہا ہے کہ روس کی مدد کے بغیر علاقے میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

★ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے الزام لگایا ہے کہ پنجاب کے محکمہ داخلہ نے سندھ میں گڑبڑ کرانے کے لئے تخریب کار بھیجے ہیں ان افراد کو حکومت نے فی کس ایک لاکھ روپیہ اور اسلحہ دیا انہوں نے کہا کہ ہم منتخب حکومت کے خلاف ماسٹر پلان سے آگاہ ہو چکے ہیں پہلے مرحلے میں وزیر اعظم اور اس کے اہل خانہ کی کردار کشی کا پروگرام بنایا گیا ہے انہوں نے کہا کہ جب تک پنجاب میں موجودہ حکومت برقرار ہے۔ یہی صورت حال رہے گی جونہی یہ حکومت بدلی صورت حال از خود ٹھیک ہو جائے گی۔

☛ روس کے سابق صدر مسٹر گرومیکو کا انتقال ہو گیا ان کی عمر ۷۹ برس تھی موصوف ۲۸ برس کی ریکارڈ مدت تک روس کے وزیر خارجہ رہے تھے۔

★ پاکستان میں قائم عبوری حکومت افغانستان نے کابل حکومت سے مذاکرات کرنے یا کسی کو ثالث ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے پی ایل او کے زیر اہتمام مذاکرات سے بھی انکار کیا ہے۔

● اپوزیشن میں قائد حزب اختلاف غلام مصطفےٰ جتوئی نے کہا ہے کہ اگر میرے خلاف الزامات درست ثابت ہوں تو مجھے گولی مار دی جائے ورنہ الزام لگانے والوں کو گولی سے اڑا دیا جائے۔

☛ نیشنل کنسٹرکشن کمپنی توڑ دی گئی ہے اس میں ۵ ارب روپے کے نقصانات کی تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔

★ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن کے ڈپٹی لیڈر مسٹر سلمان تاثیر نے پنجاب حکومت پر الزام لگایا ہے کہ اس کی پولیس دہشت گردی کے لئے استعمال کی جا رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ انہوں نے ۴۴ ایسے کیس جمع کر لئے ہیں حکومت پنجاب کی پولیس کے خلاف ایمنسٹی انٹرنیشنل کو شکایت کی جائے گی۔

★ پیپلز پارٹی نے وزیر اعلیٰ نواز شریف کے خلاف "آپریشن ناٹی بوائے" تیار کر لیا ہے۔ چند روز میں مفاہمت نہ ہوئی تو اس پر عمل شروع کر دیا جائے گا۔ کارروائی مکمل طور پر خفیہ رہے گی

☛ پاکستان کرکٹ ٹیم کے کپتان نے کہا ہے کہ ہماری تمام نیک تمنائیں بے نظیر کے لئے ہیں گیارہ سال کے بعد جمہوریت بحال ہوئی ہے اس نظام کی ہم ہمیشہ تمنا کرتے رہے ہیں۔

● انقلابِ فرانس کی ۲۰۰ سالہ سالگرہ پر ۲۰ لاکھ سیاح اور تیس ملکوں کے سربراہ شامل ہوں گے۔ سیکیورٹی کے سخت انتظامات کے لئے ۳۰ ہزار افراد تعینات کئے جا رہے ہیں۔

★ ۱۹۹۰ء کا ورلڈ کپ ہاکی ٹورنامنٹ لاہور میں ہوگا۔

★ انگلینڈ کی کرکٹ ٹیم جمعرات کو آسٹریلیا کے خلاف تیسرا ٹیسٹ میچ کھیلے گی۔ انگلینڈ کی ٹیم کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس میں بوتھم بھی شامل ہوں گے۔

● سری لنکا نے کہا ہے کہ وہ جنوبی ایشیا کی کھیلوں سیف گیمز میں ضرور شرکت کرے گا

☛ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نواب اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ ہم اپنے عوام کو جوابدہ ہیں محترمہ کو نہیں اگر ہمیں حقوق نہ ملے تو جھگڑا کریں گے۔

پڑوسی کو ستانے والا دوزخی ہے۔ خواہ وہ تمام رات عبادت کرے۔ اور تمام دن روزہ دار رہے۔